

# حج اول قربان

## کی حقیقت

حج در حقیقت خدا کے ساتھ  
غضباں نہیں بلکہ اس دن وہ  
دیکھتا ہے کہ خدا کی بہر بہر  
اس سر زمین میں حاضر ہو کر جہاں  
رسانیوں، رسولوں اور برگزیدہ  
بندوں نے حاضر ہو کر اپنی اطاعت  
فرانبرداری کا عصر ان کی اپنی  
اطاعت و فرمابندی کا عہد واقع  
اور ان مقامات میں کھڑے ہو کر،  
اور جل کر خدا کی بارگاہ میں اپنی  
ایک دعا نے اور جمادیت کے لئے  
ستافی کی ہے۔ یہ تمام حدیثیں وہیں  
اویسی دعائیں ابراہیم نے اپنی  
پیغمبر وہیں نے دعائیں کیں، جہاں  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کھڑے ہو کر اپنے اور حضرت صالح  
کے لئے دعائیں مانگیں، وہی مقامات  
کا عنتراوت اور آئندہ اطاعت و  
فرانبرداری کا وعدہ اور اقرار و اثر سدا  
کرتا ہے کہ شریعہ خیر کی طرف زندگی  
کا رخ بدال جاتا ہے، اور زندگی کا لائز  
پائیں ہو کر اس کا دوسرا بھل جاتا  
ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ دوسرا کے  
مخفرت کے لئے اس قدر موزون  
ہیں کہ پھرے سے پتھر دل بھی، ان حالات  
ادران مشاہد کے درمیان مومن  
کا شہادت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
من حجج اللہ فلعلی فرشت  
و لعلی فرقہ رجع کیوں ولد تد نہ  
جس نے خدا کے لائے جس کی اور اسی  
فوقاً یہاں برگزیدگان الہی پر عرض  
ہوں رافی نہ کی اور زندگانہ کیا تو وہ  
ایسا ہو کر ووٹا ہے جیسے اس دن عطا  
جس دن اس کی مال نے اس کو جہا  
یہ ہے اور روزمرہ کا جو پر اس کا شاہد  
ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کسی بڑے  
ادراہم تغیر کے لئے بھی زندگی کے  
کسی موڑ اور حدفاصل کی تلاش کرتا  
ہے جو کوئی بچہ کراس کی گزشتہ  
اویس زندگی کے دو منازعہ  
پیغمبر اس اور وحافی زندگی کے  
پیغمبر اس اور اسی ایسا نہیں کہ شاہد  
کرتے ہیں، اسی شاہد کا انتظار  
کرتے ہیں، بہت سے لوگ شادی  
کے بعد یا صاحب اولاد ہوئے اس کے  
سو اور ہمیں نہیں، صدق قبور کے  
لئے بہترے سے بہتر موقع پیدا کر ستے  
ہیں، ان مقامات کا جو تقدیس اور  
عظیمت ایک مسلمان کے قلب میں  
ہے، اس کا نفسیاً افسوسیاً افسوسیاً  
گیر افسوسیاً کہ بدروں کے دن  
کے سوا عرفی کے دن سے زیادہ  
انیاں افسوسیاً افسوسیاً افسوسیاً افسوسیاً

پہلی زندگی میں فصل اور انتیا کا  
خطہ اس دستے بیں جہاں سے ادھر  
یاد ہو جانا ممکن ہو جاتا ہے، جو دو  
اسی طرح انسان کی اگرستہ اور آئندہ  
زندگی کے درمیان ایک حدفاصل کا  
کام دیتا ہے اور اصلاح اور تغیر کی  
جانب اپنی زندگی کو بھیر دینے کا موقع  
بندوں کے میتوں ناز و نیاز کے  
معاملات گزر چکے ہیں، دعا اور اس  
کے تاثر اور اس کے قبول سے ہر ہر  
موافق بی، جہاں حضرت آدم و حوا  
نے اپنے گاہوں کی معافی کی دعا  
کی، جہاں حضرت ابراہیم نے اپنی  
ادرائی اولاد کے لئے دعائیں،  
جہاں حضرت ہود اور حضرت صالح  
نے اپنی قوم کی بہانت کے بعد اپنی  
پناہ ڈھونڈی، جہاں دوسرے  
کا عنتراوت اور آئندہ اطاعت و  
فرانبرداری کا وعدہ اور اقرار و اثر سدا  
کرتا ہے کہ شریعہ خیر کی طرف زندگی  
کا رخ بدال جاتا ہے، اور زندگی کا لائز  
پائیں ہو کر اس کا دوسرا بھل جاتا  
ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ دوسرا کے  
مخفرت کے لئے اس قدر موزون  
ہیں کہ پھرے سے پتھر دل بھی، ان حالات  
ادران مشاہد کے درمیان مومن  
کا شہادت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
من حجج اللہ فلعلی فرشت  
و لعلی فرقہ رجع کیوں ولد تد نہ  
جس نے خدا کے لائے جس کی اور اسی  
فوقاً یہاں برگزیدگان الہی پر عرض  
ہوں رافی نہ کی اور زندگانہ کیا تو وہ  
ایسا ہو کر ووٹا ہے جیسے اس دن عطا  
جس دن اس کی مال نے اس کو جہا  
یہ ہے اور روزمرہ کا جو پر اس کا شاہد  
ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کسی بڑے  
ادراہم تغیر کے لئے بھی زندگی کے  
کسی موڑ اور حدفاصل کی تلاش کرتا  
ہے جو کوئی بچہ کراس کی گزشتہ  
اویس زندگی کے دو منازعہ  
پیغمبر اس اور وحافی زندگی کے  
پیغمبر اس اور اسی ایسا نہیں کہ شاہد  
کرتے ہیں، اسی شاہد کا انتظار  
کرتے ہیں، بہت سے لوگ شادی  
کے بعد یا صاحب اولاد ہوئے اس کے  
سو اور ہمیں نہیں، صدق قبور کے  
لئے بہترے سے بہتر موقع پیدا کر ستے  
ہیں، ان مقامات کا جو تقدیس اور  
عظیمت ایک مسلمان کے قلب میں  
ہے، اس کا نفسیاً افسوسیاً افسوسیاً  
گیر افسوسیاً کہ بدروں کے دن  
کے سوا عرفی کے دن سے زیادہ  
انیاں افسوسیاً افسوسیاً افسوسیاً افسوسیاً

# سعدی رحمات

بیتل و فروزہ

مجلہ صحت ایضاً فیتھیتی ثبت دار الفتح لمحظیۃ العین لالکھنؤ

جلد ۲۶ مارچ ۱۹۸۹ء مطابق ۶ ذی الحجه ۱۴۰۹ھ شماره ۱۶

## قربان

### اسلام کا سارا دھن اپنے قربانی و ایشارہ پر قائم ہے

گردش میں دہنارے اپنی گردش کا ایک سال اور پورا کریا۔ ٹھیک ایک سال قبل جس طرح بھیڑ، بکری، اوفٹ اور گھنیں گئے اور بھیں کی قربانی کی قربانی تسلیل تین دن تک کی جاتی تھی اور سنت ابراہیم کی باد منائی جاتی تھی، اسی طرح اس سال بھی منائی جاتے گی۔ سلام قربانی کوئی گے دعویٰ ہوں گی کہ ماں میں تھا۔ تین دن تک ایک جشن کا سامنہ ہوا گا اور ہوتا بھی یا جائے کہ ایک ایسی قربانی کی باد گاربے جس سے زمین دا اسلام پر سکتہ طاری ہو گی تھا۔ یعنی ایک بائیے اپنے رب اتفاق کوں دمکان کے علم کی قبیل میں پائے جگوئے کی گردن پر چھری چلا دی تھی۔

شبایپے بیٹے کو دعویٰ کرنا مقصود تھا اور نہیں اس سے آتا کی شان بڑھتی تھی، بلکہ مقصود یہ امتحان دہنائش تھی کہ بندہ پر محبت پر راستہ پیاپی ہے، یا اپنے ماں کے دفائق کے حکم کی تعیل کا جذبہ غائب آتا ہے، اگر لئے جگر گوشکر گردن پر چھری چل گئی تو پھر ہر خواہش اور ہوا و ہوس پر آتائے کہ حکم کو غائب رکھنا اور اس نے سامنے جھتنا آسان ہو گا، تو فتنہ خدا دندی نے ساتھ دیا، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر حضرت اساعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری رکھ کر قیامت تک ائمے داۓ اسناں کے لئے یہ اسوہ اور نمونہ پیش کر دیا کہ جب سب کچھ آقاہی کا ہے تو بیٹے کی قربانی پیش کرنے میں کیا باک اور جب بیٹے کی قربانی دی جاسکتی ہے تو پھر ایسی خواہشات، بال و متاع، حقی کو اپنی امامی قربانی پیش کرنا یا مشکل؟ یہ بے قربانی کی حل رو جس پر اسلام کے پیشکوہ محل کی بنیاد پتائم ہو گئے۔

قربانی کی کلفتی کی ہے اتنی شایدی بھی رکھی ہے، اتنا شایدی کی سمجھی اور لفظ کو دہرا یا عاتا ہو یکن آج ہمارے اندر قربانی کی کلفتی کی ہے اتنی شایدی بھی رکھی ہے، خود اسلام کے منی بھی تو اپناب کچھ خدا کے تابع فرمان کر دیتے کے ہیں، مگر ہم زندگی کے ہر شعبہ میں قربانی سے پہلو ہتھی کرتے ہیں جب تک کوئی بھی کام ہمارے مشاہد میں کے مطابق ہو، ہم اس میں شریک ہوتے ہوئے کرتے ہیں، بلکہ بادا دفات اس کی مخالفت اور مخالفت بڑھ کر اس کے ساتھ عناد کا معاملہ کرتے ہیں چاہے ہمکے اس رو یہ سے اسلام دسیاں کو کتنا ہی زردست نفقان پر ہسخ رہا ہو۔

دین دلٹ کے مفاد میں اپنی رائے سے تازیل بھی قربانی ہے شماً اسلام پر کار بندہ بنا بھی قربانی ہے، اسلام اور سلماں کے لئے دریں ختمت کے مقابلہ کی گل دو بھی قربانی ہے، اپنے قل منصبی کی اوایل بھی قربانی ہے۔ ان تمام احکامات داصولوں کی پابندی بھی قربانی ہے جو قم آن دحدست ہیں ملکاں کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔

اب ہم ذرا ایسی قربانی پر خور کریں اور اپنی زندگی کا جائزہ کو بھیں کہ بھیں اس توہین کو ایک بکرے کی قربانی نے ہم کو حام قربانیوں سے چھوڑ دے دی ہو، اگر ہم اپنی زندگی کا حقیقت پیدا نہ چاہوں ہیں تو معلوم ہو گا کہ ہم قربانی کی حل راستہ جو حقیقت سے بہت دور ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ گھر دن اور قاندھاں سے

## مجلس اول ایسا

### شم الحق ندوی محمود الازھار ندوی

## خط و کتابت کا یتھے

نیز تحریرت، پوت بکر ۹۵  
مددۃ الصالو، الحسن

## انڈیا

## زیرتعاون

سالانہ: پینتیس ۵۵ روپے

ششماہی: چھیس ۵۵ روپے

نیچے: ایک روپیہ ۵ پسے

## بیرون ملک

بھری ڈاک، جلد ڈاک: ۱۰ ڈار

## فضہانی ڈاک

ایشانی ڈاک: ۲۰ ڈار

افریقی ڈاک: ۲۰ ڈار

یورپ و امریکہ: ۲۰ ڈار

## نوٹ

ڈرافٹ سکریٹری میں صاف و مختصر  
شریعت کی بھیون کے نام سے بنائی اور  
دفتر تحریرت کی بھیون کے نام سے بنائی۔

ذکر





۱۰ جولائی ۱۹۸۶ء

میں جہاں مختلف تہذیبیں اور نژاد ہیں  
بھوک و بال سیکولر اور جمہوری ہزار حکومتی  
ہی مناسبے، مگر اس جمہوری ملک  
کے ناتے اور حوالے سے بھتے میں کہ یہ  
بہت بڑی اور سماں کے برابر غلطی  
ہو گی اگر یہ نیقاوم سوں کوڈ کی واتسی  
کوشش کی گئی۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

حواشی :  
لے عیداً کو خوب مل کے ساتھ کھینچ کر  
ادا فرمایا۔  
تھے ایک ہی دن پہلے حضرت مولانا  
رائے برٹی سے لکھنؤ آرہے تھے مولانا  
مظہن کی کارپیٹ گئی تھی لیکن حضرت  
کو خراشش تک نہیں آئی، اس طرح  
شارہ ہے۔  
تھے وہ بٹا ہوا دھاگ جسے ہندوستان  
میں ڈالے رہتے ہیں۔

ایک انعامی وظیفہ کا اعلان

۲۶ جون ۱۹۸۹ء کو طلبہ کی اجمن "الاصلاح" کی نئی کابینے نے اپنا افتتاحی عذر منعقد کیا۔ حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسني نددی مذکور نے خطاب فرمایا، الاصلاح کی افادیت، خصوصیت اور اس سے متفہیہ ہونے کے رہنمایاصول بیان کئے، اس موقع پر محمد تعلیم مولانا عبدالعزیز عباس نددی نے ایک انعامی وظیفہ (اسکالر شپ) کا اعلان کیا جوان طلبہ کو دیا جائیگا۔ جو دران تعلیم اپنا علمی تفویق ثابت کریں گے، یہ وظیفہ پوتے تعلیمی سال میں دیا جائیگا۔ در انعام یا افتتاح طالب علم کو "طالب مثالی" کی سند دی جائے گی، جس کا درجہ علی یونیورسٹیوں میں علمی ستاد سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

۱۔ اساتذہ کے شادی میں بخوبی اور حکم  
۲۔ اوس طبق فاضلی سبک زیادہ ہو۔

۲۔ اساتذہ کی شہادت کے دھ اپنی کتاب یا سماضر کے لئے پہلے سے تیار ہو کر آیا کرتا ہے، اور ان کی ہدایت کے موجب اپنے فن کی کتابیں (علاوہ درسی کتاب کے) مطالعہ کرتا رہا۔

۱۔ اخلاقی معیار بلند ہو۔ ۲۔ انتظامی ادارہ اس کے تعامل سے خوش ہو۔

نے والے تعلیمی سال میں دارالعلوم کے طالب علم متحف ہوں گے اور

لی منتخب ہونے کا علاوہ اس دفت ہوا جب دہ فنارع ہور بے ہوں تو

نہ سے نہن یا اس سے کم ہو) دینا طو سکتی ہے۔

وظیفہ کی مقدار م حلہ علیاً میں تورہ پے ماہوار۔ م حلہ عالیہ میں بھ

پی اور دو یہ بیب. جی رد پے ماہوار ہوئی، سوسکیے طلبہ مرصد غلیاں مس تھا  
جائیں گے۔

۱۰۷ هر نسلی دنیوی که نام سابق دنیا مسلمان مولانا داکم عید بدعی الحسن

اہل خر کے تواریخ سے کسی فاعل بننے میں میاں راضی کو گواون بخیں، تمام یادگاری و تکالیف کی تحریر ہوئیں۔

ضروری ہے تو شاید سو برس کے بعد  
اس کی نوبت آئے اس کا جواز بیدا ہو  
کہ اس کی طرف توجہ کی جائے، جس ملک  
میں نیکر دل کی تعداد میں عورتیں جملائیں  
جاتی ہیں ہول اور ابھی میں کے پڑھا خبار  
کے پہلے صفحہ پر تھا کہ مفر کونڈہ سے  
ذیر ہ کر دڑا کونیم (.....) چوری کی  
ہے جو کیوں کے لئے اور یہی قون وغیرہ  
لے رہا، جس ملک میں ایس کو پشن ہو  
جس ملک میں ایسی بے ضیر کی ہو، جس  
ملک میں ایسی رشوت خوری ہو جس ملکت  
میں امن دامان کی یہ حالت ہو کہ فسادات  
ہوئے ہوں، دن دن کا طریقہ قتل ہوتے  
ہیں، برادریوں اور رکھ کھ کا صفت کیا  
کر دیا جاتا ہو دہان اس کی فحشت کیتے  
آئی کہ آپ ایک ایسی چیز کو جس پر  
کوئی چیز موقوف نہیں ہے، نہ اس  
ملک کا امن دامان، نہ اس ملک کا انتظام  
یکسان سول کوڈ کے نفاذ  
قومی پیغمبærی اور وحدت پیدا ہونے کی بات  
کے اس کا انتظام کی جوتا تھا، نہ - ۱۔ سینئر کے

جیسا کہ جو اپنے ملک کے دل کی طبیعت پر ٹھانی جائے  
جس سے باہمی اعتماد پیدا ہو، البتہ  
نے جو ہندستان کی ایک مستند تاریخ  
لکھی ہے، اس میں اس نے لکھا ہے کہ  
اس نے ایسا مواد جمع کر دیا ہے۔ اس  
کتاب میں کہ اب ہندو مسلم کے دل کبھی  
ہنسیں مل سکتے، اور پھر اس کے بعد دوسرے  
مورخ آئے، اور کچھ صد پہلے لوگ یہی ترباط کا  
مضنوں ہندی کے پرچے میں شائع ہوا  
جیسا کہ جو اپنے ملک کے دل کی طبیعت پر ٹھانی جائے  
جس سے باہمی اعتماد پیدا ہو، البتہ  
نے جو ہندستان کی ایک مستند تاریخ  
لکھی ہے، اس میں اس نے لکھا ہے کہ  
اس نے ایسا مواد جمع کر دیا ہے۔ اس  
کتاب میں کہ اب ہندو مسلم کے دل کبھی  
ہنسیں مل سکتے، اور پھر اس کے بعد دوسرے  
مورخ آئے، اور کچھ صد پہلے لوگ یہی ترباط کا  
مضنوں ہندی کے پرچے میں شائع ہوا

کریے تاریخ جعلی بے جو بنائی گئی بے  
ادنگ زیب ہر گز ظالم نہیں تھا وہ  
تو سر قلم کر دیا کرتا تھا اس کا بخوبی  
ڈھا کر مسجد بنائے، لہذا میں کہا ہوں  
کہ آپ تاریخ بدلتے، تعلیم بدلتے، آپ  
تحیر و تھیف کا طریقہ بدلتے، آپ چھوٹ  
چھات کو نابرابری کو ختم کیجئے، پھر  
دیکھئے کہ کیسی دحدت پیدا ہوتی ہے،  
ادر سول کو ڈل کے ایک کرنسی سے کیا  
دحدت پیدا ہو گی ۷

ہے، میں کہتے ہوں کہ اس سے بہتر یہ  
ہے کہ آپ دس برس کے لئے اس کا بجھہ  
تک بھئے کہ چھوٹ چھات ختم کر دے سکئے، میں د  
سلمان کے ساتھ کھانا کھائے، اور  
مسلمان ہندو کے ساتھ، مگر میں شرط  
رکھتا ہوں کہ ایک تھالی میں کھانا کھائے،  
اور ایک دستر خوان پر نہیں، دس برس تک  
کھانا کھا کر اس طرح دیکھیں کہ کیسی دحدت  
پیدا ہوتی ہے۔

مددت اس سے طلباء عزیز! آپ

دی سمجھا ہائے، اسکے کے اس جملہ کو حرزِ ہاں بنالیں۔ اپنا

اٹ کو اپنے عوت اسکی شوار اور دستور عمل بنالیں۔ اینقص

الدین و انسانیت؟ ہمارے  
رستے ہوئے بندہستان میں آئندہ  
سمجھا یائے، اس

**بُر سخن** ذمہ دار ہو کامورخیہ نسلکھے کے اتنے بڑے علاء

دہرے کا ہے، اسے بڑے بڑے مدار ملئے  
ہو، نظام تعلیم بدلہ اتنے بڑے بڑے دانش کہہ تھے،

مرتبہ ان کی پفتھے جی سے بات ہو گئی تو انہوں نے اخبار میں لکھا اور کہا کہ "ہمارا مقاطعہ کیا گیا، ہمارے نامی اور بعنی بند کئے گئے، ہم جب جنگ آزادی میں کانگریس میں شریک ہو گئے تو ہمارے ہم مذہبوں نے ہمارا مقاطعہ کیا، آپ کا کس نے مقاطعہ کیا، آپ توجیل کے بعد براہ راست کسی پر پہونچ گئے، اور ہم نے تو کیا کیا سنا، اور ہمارے قابل تھے بزرگوں نے کیا کیا سنا، ان پر نگ باری ہوئی، مولانا آزاد کے سالمہ کیا ہوا مولانا حسین احمد مدینی کے ساتھ کیا ہوا کیا کسی ہندو یہود کے ساتھ وہ ہوا جو حسین احمد مدینی کے ساتھ ہوا ہے، ان کے سامنے نجگ ناچ ناچے ہیں لوگوں نے اسٹینشنوں پر ان کی توہین کی ہے پتھر پھینکے ہیں ان پر، سید پوریا کون نی جگہ بے بنگاں میں، جب وہ خبر پڑھی گئی، تو نظام الدین میں میں موجود تھا حضرت مولانا عبد القادر رائے پوری تڑاں، کہ: تھا: تھا: تھا: تھا: تھا:

جمهوریہ مسلمان ہو سکتا ہے اور تو اور یہاں تک کہتا ہوں کہ جہاں تک جمہوریت کا تعلق ہے بالکل ممکن ہے کہ وزیر اعظم بھی مسلمان ہو کسی وقت، اور میں کہتا ہوں کہ ہونا چاہئے اس کا ثبوت دینا یا ہے اس کو مسلمان وزیر اعظم ہو، اور یہ ہندوستان کی جمہوریت کے دعوے کے عین مطابق ہے اور اس کا امکان بھی ہے۔

تو میں یہ کہتا ہوں کہ اس ملک کے درہ بیس کروڑ پندرہ کروڑ مسلمان شہری جنہوں نے جنگ آزادی دو شہنشہ روٹھی ہے، اور کچی بات یہ ہے، میں صاف کہتا ہوں، اور اس کو اخبار والے چھاپ دیں اور لمحنے والے لکھ لیں کہ:

**۹۹ اگر مسلمان اس جنگ آزادی میں شریک نہ ہوتے تو یہ ملک ہرگز آزاد نہیں ہو سکتا تھا، مسلمان وہ پانہ تھے کہ وہ ترازوں کے جس پیڑے میں ڈال دیے گئے**

کو دیں کہ ہمارے مذہب کا دامڑہ عبادت سے بیکھر دا بیٹ پیدا کرنے کے طبقے ہائی زندگی اور معاشرتی زندگی کے اصول و ہدایت تک دیکھ ہے تو آپ کو ماننا چاہیے کہ پھر ہماری کوئی تحریک نہیں اس میں کسی کو بحث کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اس لئے کہ یہ معاملہ تو ان کا ہے اور آپ کے دستور نے صاف صاف کہدیا ہے کہ مذہب کی آزادی حاصل ہو گی، تو جس کو وہ (علماء کرام) مذہب کہیں وہی حقیقتہ معتبر ہے، آپ مستند علماء سے پوچھئے اور قرآن و حدیث سے ثبوت مانگئے، اتنا بھی ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ آپ قرآن و حدیث سے ثبوت مانگئے، الحمد لله ہمارا قرآن و حدیث ایسا ہے کہ اگر ہم آپ کے سامنے رکھیں تو آپ بھی سمجھ لیں گے، وہ چیستی انہیں ہے، دوسرے مذاہب کی طرح محفوظ ایسے افاظ کر جس کو دو، ہی چار آدمی سمجھا سکیں، کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ دو تو رہتی دنیا تک کے بنی اسرائیل کے لئے

یہیں، کامی نہیں، شہروں کا احساس ہونا چاہیے کہ وہ معلم ہیں، یہ فیصلہ کو دہ معلم ہیں اس میں صاحب معاملہ سے متعلق ہے — فرض کیجئے کہ کوئی کتاب ہے کہ آپ اچھے فاسد ہیں، وہ کتاب ہے کہ بھئی مسیکر پیٹ میں درد ہے، میں بے قرار ہوں، میں تڑپ رہا ہوں لیکن دوسرا کہے کہ نہیں صاحب! آپ تو اچھے نظر آتے ہیں۔ تو کیا یہ بات مانے جائے گی ایسے ہی کوئی شخص کہے کہ آپ محفوظ ہیں، وہ کہتا ہے، مجھے معلوم ہے کہ مسیکر گھر ڈاک پڑنے والا ہے مجھے دھمکی کے خط ملے ہیں، اور میں آداز میں سن رہا ہوں، میں کیسے سوؤں دہ کہتا ہے، پسیں صاحب آپ سے یہ اٹلیناں سے، آپ بالکل محفوظ ہیں تو یہ بالکل معنوی بات ہے، محفوظ ہونے کا احساس بھی فردری ہے، اور دہ احساس اتنا قائمی اور اثر ڈالنے والا ہے کہ بتنا محفوظ ہونا بھی نہیں، ایک شائع محفوظ ہے، لیکن اپنے کو محفوظ محسوس نہیں

پر عمل کرنے کی، اس کی تبلیغ و اشاعت  
 کی آزادی حاصل ہوگی تو اب اگر مسلمان  
 یہ کہتے ہیں کہ یکساں سول کوڈے، مدن  
 اور عالمی قانون بنانے سے ہماری مذہبی  
 آزادی سلب ہو رہی ہے، اس نے کہ  
 ہمارا مذہب یہ کھاتا ہے کہ نکاح اس طرح  
 کرو، ہلاق اس طرح دو، اور وہ ہمارے  
 مذہب کا جزو ہے، پہلے تو یہ بات سمجھنے  
 کی ہے کہ یہ ہمارے مذہب کا جزو ہے  
 دوسرے مذہبیوں کا جزو نہیں ہے، ہر  
 مذہب کا معیار خود اس مذہب کی شرح  
 کرنے والے، اس مذہب پر اعتقاد رکھنے  
 والے اس مذہب کے ماننے والوں کا فیصلہ  
 ہے، کہ آپ ہم سے پوچھئے کہ  
 تمہارے مذہب کا دائرہ کیا ہے، ہم  
 آپ کو دکھان دیں قرآن دعویٰ شیخ سے ثابت  
 کیتے دے، ممکن ہے کہ مسلمانوں  
 کو کوئی مذہبی مدد نہیں کی جائے  
 اور مذہب کی تبلیغ و اشاعت  
 کی آزادی حاصل ہوگی تو اب اگر مسلمان  
 یہ کہتے ہیں کہ یکساں سول کوڈے، مدن  
 اور عالمی قانون بنانے سے ہماری مذہبی  
 آزادی سلب ہو رہی ہے، اس نے کہ  
 ہمارا مذہب یہ کھاتا ہے کہ نکاح اس طرح  
 کرو، ہلاق اس طرح دو، اور وہ ہمارے  
 مذہب کا جزو ہے، پہلے تو یہ بات سمجھنے  
 کی ہے کہ یہ ہمارے مذہب کا جزو ہے  
 دوسرے مذہبیوں کا جزو نہیں ہے، ہر  
 مذہب کا معیار خود اس مذہب کی شرح  
 کرنے والے، اس مذہب پر اعتقاد رکھنے  
 والے اس مذہب کے ماننے والوں کا فیصلہ  
 ہے، کہ آپ ہم سے پوچھئے کہ  
 تمہارے مذہب کا دائرہ کیا ہے، ہم  
 آپ کو دکھان دیں قرآن دعویٰ شیخ سے ثابت







## علم اسلام کا انسائیکلو پیڈیا

محمود الازہر سارندوی

منصوبہ شامل ہو گئے قاموس القرآن انعام  
کا ترتیب خدمات اسلامی طب قانون اور  
اخلاق کا انسائیکلو پیڈیا کے اسلامیہ کے قیل

سے متعلق معلومات ہوں گی؛

تقطیم اسلامی کا نظریہ کے تجھ پر  
چھپی کافیں پونیکاں میں اگلی جزویاسلام کی علمی خدمات، آبادی کا وہ باس تبلیغی  
وابجتہ معلومات شامل ہوں گا، اس کو بھیکویت کو زیارت منصوبہ پرندی نے عالم اسلام  
کی متعلق دعاویں کے تعاون سے اپنی نوجوان

میں تیار کراہی ہے؛

ملاک اسلامی کا دائرة المعارفین  
زبانوں ہوں گی، اس دائرة المعارف کو کویتکی دعاویں منصوبہ بندی تیار کراہی ہے اس  
ام کا اعلان امیر کویت نے ملاک اسلامی کےدوسرے ایک جلد میں ہو اقامہ تحدید کے تحت  
نیویاک میں ہوا تھا چار منصوبوں کے ہمن کیا

حصہ میں انسائیکلو پیڈیا سمیت حسب ذیل

رکن ملک کے متعلق تفصیلی معلومات ہو گئی  
ذکرہ معلومات کے علاوہ اس دارالکتبہ  
سے شائع ہونے والے جریدے "المیہ"  
میں ان تمام مسائل و قضاۓ کا بھی اعتماد  
ہے عالم کو دریں ہیں اور اس کے عکبر حل  
اور ترقی کیلئے مالی فنڈ کی فراہی بھی المیر کی  
شاندی ہو گئی، اسی طرح اس میں اقلیات  
اسلامیہ عالم اسلام کا بھی ہے متعلق  
ایک علیحدہ نیمہ شامل ہو گا؛

مقبوضہ فلسطین میں ہر پانچواں  
شخص جل میں ہے؛قطر کی بزرگان ایجنسی کے نام  
لگاد کا ہے کمپونیٹ فلسطین کیابادی میں ہر پانچواں شخص جل میں ہے  
اور بعض وقت جیسا کہ ایک یہودی اخبارعلیہ خدا نے ایک مرثی تھا تھا کہ گرفتار رہ گئی  
کا یاد ہے کہ فرانس کی دنارت خارج کے

دودہ کی تھا اس ہر یہودے نے یہ بھی اخنان

کیا ہے کویت بھی فرانس سے ۲۰ میراج  
طیاری خریدنے میں بھی رکھتا ہے میںکی بھوپی مالیت اکثر ۸۰ دالر کے قرب  
ہے تاکہ کویت طیاروں کی بات پر مطمئن ہیں؛

لکھے،

سودی عرب فرانس سے ڈھان  
ارب دالر کا اسلحہ خریدے گا

سودی عرب فرانس سے تھیا